

آخر درست کیا ہے؟

مراحلِ طلاق اور عورت پر اسلام کے احسانات

قسط 02



(دوسری اور آخری قسط)

مرحلہ طلاق سے اور عورت پر اسلام کے احسانات

مفتی محمد قاسم عطاری

طے کردہ حد یہ ہے کہ اگر رکھنا ہے تو بغیر تکلیف دیے ”بِعَرُوفٍ“ یعنی اچھے طریقے سے رکھو اور اگر چھوڑنا ہی ہے تو ظلم و زیادتی اور طعن و تشنیع کے بغیر ”بِإِحْسَانٍ“ یعنی احسان کے ساتھ چھوڑ دو اور جہاں تک عورتوں کو تکلیف دینے کے لیے زُوجِیَّت میں رکھنے کا تعلق ہے تو اس بارے میں ذرارتُ العالمین کا غضب اور جلال ملاحظہ فرمائیں، سورۃ البقرۃ میں فرمایا:

﴿وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَّغْنَهُنَّ أَجْلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِعَرُوفٍ أَوْ سِرِّ حَوْهِنَّ بِعَرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضَرَارًا لِّتَعْتَدُوا وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ لِيَعْظَمَكُمْ بِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٣١﴾﴾ ترجمہ: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی (عدت کی اختتامی) مدت (کے قریب) تک پہنچ جائیں تو اس وقت انہیں اچھے طریقے سے روک لیا اچھے طریقے سے چھوڑ دو اور انہیں نقصان پہنچانے کے لیے نہ روک رکھو تاکہ تم (ان پر) زیادتی کرو اور جو ایسا کرے تو اس نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا مذاق نہ بنا لو اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو اور اس نے تم پر جو کتاب اور حکمت اتاری ہے (اسے یاد کرو) اس کے ذریعے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔ (پ 2، البقرۃ: 231)

اللہ اکبر، حقیقت یہ ہے کہ اس آیت میں بیان کردہ حقوقِ زوجہ کی رعایت و تاکید و شدت پر اگر گھنٹوں بھی لکھا جائے تو کم ہے

مرحلہ طلاق کی تفصیل کے ساتھ اب عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے حوالے سے دین اسلام کی اُن تاکیدات و احکام پر ایک نظر ڈالیں کہ کس کس انداز میں عورت کی رعایت اور اس کے حقوق کی حفاظت کی گئی ہے۔ چنانچہ ایک حکم تو یہ دیا کہ شوہر کو دو طلاقوں تک رجوع کا اختیار ہے اور جیسے ہی وہ تیسری طلاق دیتا ہے، اُس کا رجوع کا حق ختم ہو جاتا ہے اور عورت اپنے فیصلے میں آزاد ہے۔ اب اس کے ساتھ مزید فرمایا کہ بیوی کو رکھنے یا چھوڑنے کے حوالے سے تمہارے پاس دو راستے ہیں۔ پہلا یہ کہ اچھے، اعلیٰ اور حسن معاشرت کے زریں اصولوں کے مطابق اُسے دوبارہ اپنی زوجیت میں رکھو اور دوسرا یہ کہ اچھے باوقار انداز سے چھوڑ دو۔ سُبحٰنَ اللہ! کیسی خوب صورت تعلیم ہے کہ بہر صورت بیوی کے ساتھ اچھا سلوک ہی کرو۔

طلاق و رجوع کے موقع پر بعض لوگ نہایت گھٹیا پن کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ ایک یا دو طلاقوں کے بعد رجوع کر کے بیوی کو نکاح میں روک لیتے ہیں، تاکہ اُس پر ظلم و زیادتی کریں، اُسے مزید ستائیں، اُس کی زندگی آجیرن بنائیں اور اُس کے ماں باپ، بہن بھائیوں کو مزید تنگ کریں۔ قرآن کی رُو سے یہ شیطانی حرکتیں، خدا کی حدوں کو توڑنے والے افعال بد ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حد مقرر کی ہے کہ عورت پر ظلم نہیں کرنا، بلکہ اُسے اچھے طریقے سے رکھنا ہے، تو اس حکم اور حد بندی کے باوجود شوہر کا بیوی کو ستانا، خدا کی حدود پامال کرنا ہے، کیونکہ خدا کا فیصلہ اور

مزید فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ لہذا ایسا ہر گز نہیں کہ تم عورتوں پر ظلم کرو، انہیں تنگ کرو، پریشان کرو اور پھر یہ سمجھو کہ مجھے کوئی پوچھنے والا نہیں اور میں مفت کا فرعون بنا رہوں، میں جو چاہوں کروں، میں جیسے چاہوں، بیوی پر ظلم کروں، اُسے تنگ کروں، بیوی کے ماں باپ کو چوراہے میں رُسوا کروں اور دکھ پہنچاؤں، نہیں نہیں! فرمایا: اللہ ہر شے کو جانتا ہے اور وہ تم سے تمہارے ایک ایک عمل، ایک ایک حرکت کا حساب لے گا۔

اب دین اسلام کی تعلیمات میں طلاق کا اگلا مرحلہ ملاحظہ کریں کہ اگر بالآخر میاں بیوی میں حتمی جدائی ہو جائے تو عموماً دیکھنے میں یہی آتا ہے کہ شوہر کم ظرفی اور گھٹیا پن کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، جس کی کئی صورتیں ہوتی ہیں لیکن دین اسلام نے یہاں بھی عورت کی حمایت کی اور بتایا کہ طلاق کے بعد بھی شوہر پر بیوی کے کچھ حقوق باقی ہیں اور وہ یہ کہ شوہر کو حکم ہے کہ بیوی کے ساتھ کم ظرفی اور نیچ پن کا مظاہرہ نہ کرے، بلکہ باوقار رویہ اختیار کرے جس کی ایک واجب صورت یہ ہے کہ شوہر نے حالت زوجیت میں بیوی کو جو تحائف دیئے ہوں وہ اس سے واپس مانگنا شروع نہ کر دے، یہ حرام ہے چنانچہ فرمایا: ﴿وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا بِمَا آتَيْتُمُوهُنَّ مِنْ شَيْءٍ﴾ اور تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم نے جو کچھ عورتوں کو دیا ہو اس میں سے کچھ واپس لو“ (البقرہ: 229) یعنی ایسا نہ ہو کہ طلاق کے بعد شوہر حساب کتاب کرنے بیٹھ جائے کہ شادی پر ہمارا اتنا خرچہ ہوا تھا، فلاں موقع پر ہم نے اتنی رقم خرچ کی تھی، فلاں موقع پر بیوی کو یہ تحفہ دیا تھا، لہذا اب یہ ساری رقم بیوی یا اُس کے گھر والے ہمیں ادا کریں۔ شوہر کو حکم دیا گیا کہ یہ حرکتیں نہ کرے اور یہ اس کے لیے ہر گز جائز نہیں، بلکہ شوہر نے جو کچھ بیوی کو دے دیا، وہ اب بیوی کا ہے، شوہر کو اُس میں سے کچھ بھی واپس طلب کرنا حلال نہیں۔

دین اسلام کے ان احکام کو ذرا دل کی گہرائیوں سے پڑھیں اور غور کریں کہ جب طلاق جیسے جدائی کے مرحلے میں دین اسلام قدم قدم پر عورتوں کے حقوق کی رعایت اتنے شان دار انداز میں کرتا ہے تو عام زندگی میں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی کیسی خوبصورت تعلیم و تاکید ہوگی۔

کہ اللہ تعالیٰ نے کسی تاکید کے ساتھ یہاں عورتوں سے اچھا سلوک کرنے کا حکم اور انہیں تکلیف دینے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ فرمایا کہ جب عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت ختم ہونے لگے، تو اچھے طریقے سے رکھ لو یا اچھے طریقے سے چھوڑ دو۔ یہ ہر گز حلال نہیں کہ بیوی کو تکلیف دینے اور نقصان پہنچانے کی شیطانی نیت کے ساتھ رجوع کرو اور اس مُؤذی ذہنیت کے ساتھ انہیں اپنے پاس روکو کہ ”اب ذرا میں ان کو بتاتا ہوں کہ میں کیا چیز ہوں اور اب میں ان کی ناک رگڑوا کر اور پاؤں کو ہاتھ لگوا کر چھوڑوں گا“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یوں زیادتی نہ کرو، کیونکہ بیوی پر زیادتی حقیقت میں اپنی جان پر ظلم ہے کہ خدائی احکام کی خلاف ورزی کر کے شوہر خود کو جہنم کا مستحق بنا کر اپنے اوپر ظلم کر رہا ہے۔

پھر فرمایا کہ ”اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا مذاق نہ بنا لو“ یعنی عورتوں سے بدسلوکی، ایذا و زیادتی اور انہیں نقصان پہنچانا اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا مذاق بنانا ہے، کیونکہ خدا نے تو یہ بیویاں تمہارے لیے حلال کیں، اور اُن کے حقوق پورے کرنے کا حکم دیا، اُن کے ساتھ شفقت اور پیار محبت سے پیش آنے کی تاکید فرمائی، اُن کے ساتھ حسن معاشرت اور عفو و درگزر کا رویہ اختیار کرنے کا طریقہ بتایا لیکن تم اس رشتہ زوجیت، بیوی اور اُس کے متعلقہ احکامات فراموش کر کے اپنی انا نیت، ضد، ہٹ دھرمی، حسرت طبع کی وجہ سے بیویوں پر ظلم کا راستہ اختیار کرو تو یہ خدائی حدود کو پامال کرنا اور خدا کی آیتوں کو مذاق بنانے کے برابر ہے۔

پھر فرمایا کہ اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو کہ تم نکاح کے وقت ایجاب و قبول کا ایک جملہ بولتے ہو اور خدا تمہارے لیے یہ عورتیں حلال کر دیتا ہے، کہ نکاح میں کیا ہوتا ہے؟ کون سا پہاڑ کھو دنا پڑتا ہے؟ صرف چند جملے ہیں، جس کی وجہ سے خدا تمہارے لیے اُس چیز کو حلال کر دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان نہیں تو اور کیا ہے؟

پھر فرمایا کہ خدا کا یہ احسان بھی یاد کرو کہ اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری جس میں تمہیں خوشگوار زندگی گزارنے کا طریقہ بتایا، پھر فرمایا کہ ان سب ہدایات کو معمولی مت سمجھو کیونکہ یہ ساری کائنات کے خالق و مالک اور احکم الحاکمین کی طرف سے نصیحتیں ہیں جو وہ بندوں پر رحمت فرماتے ہوئے انہیں کرتا ہے۔